OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN: 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 24-30

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تصورِ توکّل: مطالعہ وجائزہ

The Concept of Tawakkul of Sheik Abdul Qadir Jilani (Introduction and Analysis)

Dr. Asif Ali Chatha

Associate Professor, Department of Urdu

Govt. M.A.O College, Lahore.

Dr. Ghulam Akbar

Assistant Professor, Department of Persion

Govt. College University, Faisalabad.

Abstract

This Article entitled "شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تصورِ توکل: مطالعہ و جائزہ" deals with the concept of Tawakkul of Sheik Abdul Qadir Jilani. Tawakkul means to put our trust in Allah. It is accepting the results that Allah decides regardless of how they may turn out to be. Tawakal is spirit of Deen. In this article the true concept of tawakal has been discussed in the light of teaching of great sufi Hazrat Abdul Qadir Jeelani R.A.

Keywords: *Concept, Abdul Qadir Jilani, Tawakkul, Trust, Allah, Spirit*

توکل دین کی روح اور ایمان کی جان ہے۔اس کے بغیر اطمینان قلب کی دولت میسر نہیں آتی۔اس کے ذریعے انسان اس ذات کو اپنا وکیل اور سر پرست مان لیتا ہے جو بہترین کارساز اور مددگار ہے۔جس کے دست قدرت میں کائنات کے جملہ امور ہیں

۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام، صحابہ رضی اللہ عنھم، صوفیا اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی پاکیزہ زندگیاں توکل علی اللہ سے عبارت ہیں۔وہ زندگی بھر دنیوی ستائش و صلہ سے بے نیاز ، محض خدا تعالیٰ کے بھروسے پر راہ عمل پر گامزن رہے۔آلام و حوادث کی آندھیاں انہیں جادہ حق سے سرمو بھی نہ ہٹا سکیں۔وہ قرب الٰہی سے سرفراز ہوئے اور دنیا اور آخرت میں عزت و عظمت سے نوازے گئے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر توکل کی ترغیب اور فضیلت کا بیان ہے مثلاً ایک جگہ ارشاد ربانی ہے کہ "**وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین**" (۱)یعنی اللہ پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔اسی طرح فرمایا۔"**ان اللہ یحب المتوکلین** " (۲)اللہ متوکلین سے محبت رکھتا ہے۔ایک مقام پر استفہام اقراری انداز میں فرمایا۔"**ألیس اللہ بکاف عبدہ۔**"(۳) کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مطہرہ احکامات الٰہی کا کامل عملی نمونہ ہے۔آپ کی سیرت طیبہ توکل علی اللہ کی سب سے افضل ، اکمل اور اعلیٰ صورت ہے۔امت کی تربیت اور رہنمائی کے لیے آپ ﷺ کے فرامین پاک میں بھی اس کی صراحت موجود ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ چاہیے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے روزی دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو جاتے ہیں۔اسی طرح ایک مقام پر ارشاد پاک ہے کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ سب لوگوں میں زیادہ غنی ہو جائے اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کی چیز کی نسبت ، خدا تعالیٰ کے پاس کی چیز پر زیادہ اعتماد کرے۔

دربار رسالت ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کے ساتھ ان کا مطلوب و مقصود ، محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی اور رضا جوئی تھا۔خلفائے راشدین ، اصحابِ صفہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم توکل ورضا کے پیکر تھے۔سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا سارا مال و اسباب آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں میں لا کر رکھ دیا اور عرض کیا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔یہ کمال توکل ہے بقول اقبال۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس (۴)

سیدنا عمرفاروقؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ صبر و توکل میں اپنی مثال آپ تھے۔سیدنا علی کرم اللہ وجہ کے توکل اور ایثار کا یہ عالم تھا کہ ہجرت کی رات اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے اپنے آقا کے بستر پر لیٹ گئے۔

ایک دن حضرت حاتم نے اپنی بیوی سے فرمایا میں جہاد پر جاتا ہوں۔چار مہینے کے لیے کس قدر خرچ درکار ہو گا ،بیوی نے کہا۔جس قدر میری زندگی ہے۔حضرت حاتم ،نے فرمایا تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں بیوی نے کہا پھر میری روزی بھی تمہارے ہاتھ میں نہیں آپ نے آبدیدہ ہو کر کہا تو سچ کہتی ہے اور آپ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے۔

صحابہ کرام کے بعد تابعین ، تبع تابعین ، ائمہ کرام اولیا اور صلحا کی پاکیزہ زندگیاں بھی توکل علی اللہ کی خوشبو سے معطر ہیں۔اس موضوع پر متعدد اولیا کے نہایت لطیف فرامین قلب و نظر کو منور کرتے ہیں۔اس ضمن میں حضرت ذوالنون مصریؒ کا قول ہے کہ توکل ترکِ تدبیر نفس اور حول و قوت سے علاحدہ ہونے کا نام ہے۔حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ تو اللہ کے واسطے ہو جیسا کہ تو نہیں تھا تو اللہ تیرے واسطے ہوگا جیسا کہ وہ ہمیشہ تھا۔حضرت سہل تستری فرماتے ہیں کہ اول مقام توکل یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رہے جیسے میت غسال کے سامنے کہ اس کو الٹتا ہے جیسا کہ وہ چاہتا ہے اور اس میں کوئی حرکت اور تدبیر نہیں ہوتی۔نیز فرمایا کہ تقویٰ اور یقین ایک ترازو کے دو پلڑوں کی مثال ہیں اور توکل اس ترازو کی زبان ہے کہ اس سے زیادتی اور نقصان پہچانے جاتے ہیں اور جو شخص معرفت میں کامل تر ہو اسی قدر وہ توکل میں قائم و دائم ہو گا۔(۵)

سید شاہ گل حسن قلندر ،تعلیم غوثیہ میں توکل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وسائل و مسائط کو بہ اختیار خود ترک کر کے خدا پر پورا اعتماد رکھنا۔(۶)

حضرت خواجہ شاہ محمد عبدالصمد نے اصطلاحات صوفیا میں تصوف کی وضاحت میں لکھا ہے کہ سلوک کے پنج گانہ مقام ہیں ، صبر ، قناعت ، رضا ،تسلیم اور توکل۔

توکل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اسباب ظاہری کی طرف بالکل متوجہ نہ ہونا بلکہ اسباب ظاہری کو بالکل منقطع کر دینا اور ہر امر میں صرف ذات کی طرف متوجہ رہنا ۔

یہ توکل خواص اولیا کرام کا ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ ظاہری اسباب کو استعمال تو کیا جائے لیکن بھروسہ ذات حق باری تعالیٰ پر ہو۔(۷)

چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا "پہلے تم اسے باندھو پھر توکل کرو ۔گویا کسی کام کے لیے ممکن تدبیر بھی کرنی چاہیے لیکن اس کے بعد خدا سے مدد اور رہنمائی کا طالب رہنا چاہیے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی ایک مجلس میں توکل کا ذکر ہوا تو آپؒ نے فرمایا کہ بندے کو حق تعالیٰ پر اعتماد رکھنا چاہیے اور کسی اور کی طرف نظر (امید) نہیں لگانی چاہیے۔ نیز فرمایا کہ کسی کا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ساری مخلوق کو اونٹ کی مینگنی جیسا (ہیچ) نہ سمجھے۔اسی سلسلے میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ کوئی کفن چور خواجہ بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں آیا اور اس کام سے توبہ کی۔خواجہ بایزید نے اُس سے پوچھا کہ تو نے کتنے مردوں کے کفن کھسوٹے ؟ اس نے کہا کہ ایک ہزار آدمیوں کے ۔۔بایزید نے پوچھا کہ ان میں سے کتنوں کو ایسا پایا کہ جن کے چہرے قبلے کی طرف تھے ؟ بولا کہ صرف دو شخصوں کے چہرے قبلے کی طرف پائے ، باقی سب کے چہرے قبلے سے پھرے ہوئے دیکھے۔حاضرین نے خواجہ بایزیدؒ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ صرف دو کا رخ قبلے کی طرف تھا اور اتنے لوگوں کا منہ پھرا ہوا ؟فرمایا کہ ان دو اشخاص کا اعتماد حق تعالیٰ پر تھا دوسروں کا نہیں تھا۔(۸)

سیدنا غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اولیا کے سردار اور محبوب پروردگار ہیں۔ آپؒ نسباً حسنی و حسینی سید ہیں۔ آپ کے والد محترم سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوستؒ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسینؓ سے اور والدہ محترمہ حضرت ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت عبداللہ صومعیؒ کی جانب سے سلسلہ نسب حضرت امام

حسینؓ سے ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری و باطنی علوم سے نواز رکھا تھا۔آپ جب مسند ارشادپر متمکن ہوئے تو مخلوق خدا کی رہنمائی کے لیے مواعظ حسنہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ کا کلام پاک مردہ دلوں کے لیے حیات نو ہے۔حضرت شیخ عفیف الدین بن المبارک نے آپ کے مواعظ و ارشادات کو قلم بند کر کے اہل اسلام کے لیے عظیم خدمت سر انجام دی ہے۔ آپ اپنی مجالس میں مختلف موضوعات پر بات کرتے تھے۔ توکل پر آپ کے ارشادات عالیہ بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

توکل کے ضمن میں ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ توکل اسباب کو قطع کر دینے اور سب کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی ذات پر بندے کا اعتراض کرنا ، جو کہ عزت وجلال والا ہے ، نزول تقدیر کے وقت ، دین اور توحید کی موت ہے ، یہ توکل اور اخلاص کی موت ہے اور یقین و روح کی موت ہے ، بندہ مومن چون و چرا کو نہیں جانتا بلکہ وہ صرف ہاں کہتا ہے اور سر کو جھکا دیتا ہے ، وہ نفس سے جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ نفس کا شر ختم ہو جائے۔نفس تو بالکل شر ہی شر ہے ، جب اس کو مجاہدہ اورمشقت میں ڈالا جائے گا اور اس کی مخالفت کی جائے گی تو مطمئن بن جائے گا اور خیر ہی خیر والا بن جائے گا اور تمام عبادتوں کو بجالانے اور تمام گناہوں کو چھوڑدینے میں موافقت کرنے لگتا ہے پس اس وقت کہا جاتا ہے :

"یاایتھاالنفس المطمئنۃارجعی الی ربک"(۹)

"اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو" (۱۰)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ جب نفس کا توکل صحیح ہو جاتا ہے اور اس سے شک و شبہ اور شر بھی زائل ہو جاتا ہے وہ مخلوقات میں سے کسی شے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تو اس کا نسب اپنے باپ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ صحیح بن جاتا ہے ۔توکل کے سلسلے میں آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے نفس سے باہرنکل گئے تھے اور بغیر خواہش نفس باقی رہ گئے تھے اور آپ کا قلب روشن اور سکون والا تھا اور آپ کے امتحان کے وقت طرح طرح کی مخلوقات حاضر ہوئیں اور سب نے آپ کی مدد کے لیے اپنے نفسوں کو پیش کیا۔ آپ توکل علی اللہ فرمارہے تھے کہ میں تم سے مدد لینا نہیں چاہتا کیوں کہ میری حالت

کا علم میرے خالق و مالک کو ہے جو تم سے مجھے سوال اور مدد مانگنے سے بے پرواہ کر رہا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا توکل اور تسلیم برضائے الٰہی صحیح ہوا تو آگ کو حکم دے دیا گیا: **قلنایانار کونی برداو سلاماًعلی ابراھیم۔(۱۱)**

(ہم نے فرمایا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی بن جا) (۱۲)

فتوح الغیب کے آخر میں درج ہے کہ جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی زندگی کے آخری ایام میں صاحب فراش تھے تو آپ کے بیٹے سید عبدالوہاب نے عرض کی کہ مجھے وصیت فرمائیں تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں، آپ نے فرمایا متقی بن جاؤ اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، کسی دوسرے سے کسی قسم کی کوئی امید نہ رکھو اور اپنی تمام ضروریات کو اللہ کے سپرد کر دو۔اس کے بعد کسی پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مجالس میں ہزاروں اولیا اور علما تربیت کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ آپ جہاں ایک طرف اپنی روحانی توجہات سے ان کے دلوں کو روشن فرماتے وہاں اپنے مواعظ حسنہ کے ذریعے ان کی تربیت کا اہتمام فرماتے۔ چنانچہ اپنی ایک مجلس میں توکل کی حقیقت منکشف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے قوم! تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ بنو۔ موافقت کرو اور مخالف نہ بنو۔ اطاعت کرو اور نافرمان نہ بنو، مخلص بنو اور مشرک نہ بنو، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر عمل کرو، موحد بنو اور اُس کے آستانہ سے ہرگز نہ ہٹو، اُسی سے سوال کرو اور اُس کے غیر سے سوال نہ کرو اُسی سے مدد طلب کرو اُس کے غیر سے مدد طلب نہ کرو، اُسی پر توکل کرو اُس کے غیر پر توکل نہ کرو ۸۔

مختصر یہ کہ محی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے صحیح معنوں میں قرآن سنت کی روشن تعلیمات کو عوام الناس تک پہچانے میں اپنی زندگی صرف کی۔ ان کی اپنی زندگی توکل علی اللہ کا احسن ترین نمونہ تھی، ان کی سیرت مطہرہ یہ عملی پیغام دیتی ہے کہ انسان کو احکامات و رضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے سارے کام خدا کے سپرد کرنے چاہیے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔المائدۃ:۲۳

۲۔آل عمران:۱۵۹

۳۔الزمر:۳۶

۴۔علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، لاہور: مکتبہ جمال ،۲۰۱۵ء ص ۳۲۱

۵۔بحوالہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، عوارف المعارف لاہور: ملک اینڈ کمپنی، س ن، ص ۶۱۸

۶۔ سید شاہ گل حسن قلندر، تعلیم غوشیہ کراچی: نفیس اکیڈمی ،۱۹۶۷ء ص ۱۱۶

۷۔حضرت خواجہ شاہ محمد عبدالصمد ،اصطلاحات صوفیا، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء ص ۲۱

۸۔حضرت نظام الدین اولیا، فوائد الفواد، مرتبہ؛ حضرت خواجہ امیر حسن علاسجزی، لاہور: الفیصل، ۲۰۰۶ء، ص ۳۱۲

۹۔الفجر:۲۷

۱۰۔سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، الفتح ربانی، لاہور: گوہر پبلی کیشنز، س ن، ص۱۹

۱۱۔سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، الفتح ربانی، لاہور: گوہر پبلی کیشنز، س ن، ص۲۹

۱۲۔سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، بزم غوث اعظم۔مرتب و مترجم؛ ابو لطیب محمد شریف عارف نوری، لاہور:نذیر سنز پبلشرز، س ن، ص ۱۳۰